حصہ سوم: پاکستان اور بین الاقوامی امور

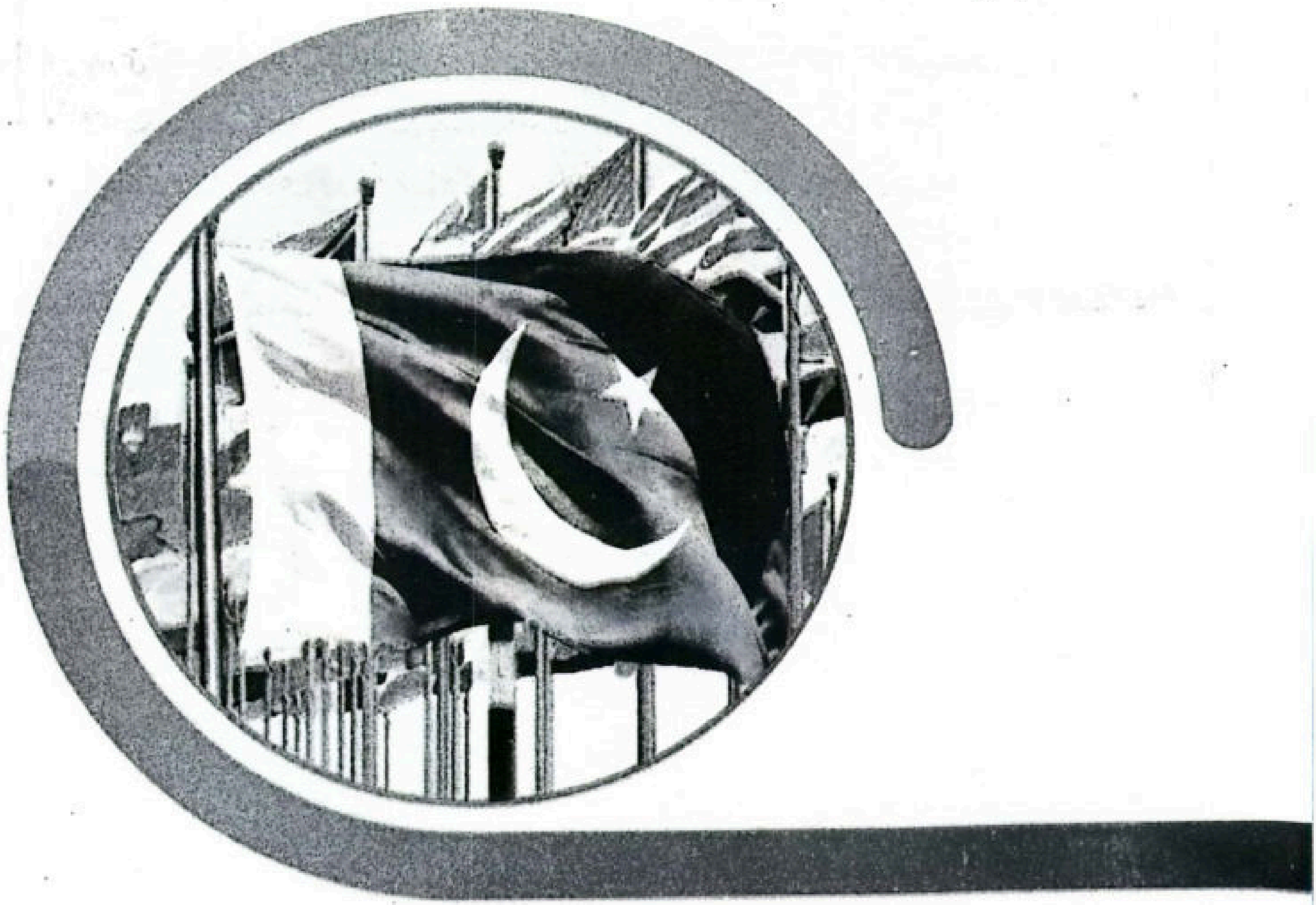

باب پنجم: خارجہ پالیسی

یہ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- کسی بھی ملک کے لیے خارجہ پالیسی کی اہمیت کو سمجھ سکیں اور پاکستان کی خارجہ پالیسی کا تجزیہ اس کی ضروریات، راہنما اصولوں اور مقاصد کے مطابق کر سکیں۔
- پاکستان کی جغرافیائی لحاظ سے سیاسی اہمیت کا تجزیہ، اس کے ہمسایہ ممالک کے تناظر میں کر سکیں۔
- پاکستان کے ہمسایہ ممالک کے ساتھ سفارتی تعلقات، ان کے اثرات اور مستقبل کے تعلقات کے امکانات کا تنقیدی جائزہ لے سکیں۔

خارجہ پالیسی

ایک فرد کے طور پر ایک معاشرے میں رہتے ہوئے اگرچہ ہم بہت سے طریقوں سے خود کفیل ہو سکتے ہیں پھر بھی ہمیں اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے دوسروں پر انحصار کرنا پڑتا ہے جیسا کہ روز مرہ ضرورت کی اشیا یا طبی مدد لینا۔ اسی طرح کوئی بھی ملک اپنی تمام ضروریات خود پوری نہیں کر سکتا۔ ممالک وسائل، تجارت، سلامتی اور ثقافتی تبادلے کے لیے ایک دوسرے پر انحصار کرتے ہیں۔ یہ باہمی انحصار دوسرے ممالک کے ساتھ روابط کے لیے ایک حکمت عملی کا تقاضا کرتا ہے جسے خارجہ پالیسی کہا جاتا ہے۔ جس طرح افراد اپنی فلاح و بہبود کو یقینی بنانے کے لیے دوسروں سے تعلقات استوار کرتے ہیں، اسی طرح ممالک اپنے مفادات کے تحفظ، سلامتی کو یقینی بنانے، اقتصادی ترقی کو فروغ دینے اور اپنی اقدار کو عالمی سطح پر اجاگر کرنے کے لیے خارجہ پالیسی وضع کرتے ہیں۔ خارجہ پالیسی میں سفارت کاری، تجارتی معاہدے، اتحاد اور بین الاقوامی تنظیموں میں شرکت شامل ہوتی ہے تاکہ ملکی اور عالمی سطح پر ایک مستحکم اور خوشحال ماحول تشکیل دیا جا سکے۔ آکسفورڈ ریفرنس کے مطابق خارجہ پالیسی کسی حکومت کا دوسرے ممالک کے ساتھ روابط قائم کرنے کی منصوبہ بندی کا نام ہے جس میں عام طور پر سفارت کاری، فوجی حکمت عملی، تجارتی پالیسیاں اور ثقافتی تبادلے شامل ہوتے ہیں۔ انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا کے مطابق خارجہ پالیسی ان عمومی مقاصد پر مشتمل ہوتی ہے جو ایک ریاست کے دوسری ریاستوں کے ساتھ تعلقات اور سرگرمیوں کی رہنمائی کرتے ہیں۔

پالیسی ایک راہنما اصول ہے جو کسی تنظیم کے اہداف کے حصول کے لئے بنائی جاتی ہے۔ یہ راہنما اصولوں، قواعد، یا عملی اقدامات کا ایک مجموعہ ہوتی ہے جسے کسی تنظیم، حکومت، یا ادارے کے ذریعے مخصوص مقاصد کے حصول اور مسائل کے حل کے لئے اپنایا اور نافذ کیا جاتا ہے۔ یہ نسبتاً ایک مستقل اور بامقصد لائحہ عمل کی نمائندگی کرتی ہے جو اقدار، ترجیحات اور اہداف کی عکاس ہوتی ہے۔ فیصلہ سازی کی راہنمائی کرتی ہے اور اقدامات وردِّ عمل میں تسلسل کو یقینی بناتی ہے۔

خارجہ پالیسی کی اہمیت

خارجہ پالیسی کسی قوم کے باقی دنیا کے ساتھ تعلقات اور روابط کو تشکیل دینے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ یہ ممالک کے لیے بین الاقوامی تعلقات کی پیچیدگیوں کو کنٹرول کرنے، عالمی مسائل کو حل کرنے اور مواقع سے فائدہ اٹھانے کے لیے ایک مؤثر ذریعہ کے طور پر کام کرتی ہے۔ ایک مؤثر خارجہ پالیسی کے ذریعے اقوام اپنے مفادات کا تحفظ کر سکتی ہیں، ترقی و خوشحالی کو فروغ دے سکتی ہیں، اور عالمی امن واستحکام میں کردار ادا کر سکتی ہیں۔

درج ذیل نکات خارجہ پالیسی کی اہمیت واضح کرتے ہیں۔

- **قومی سلامتی اور دفاع:** خارجہ پالیسی ممالک کو مضبوط اتحاد بنانے، فوجی صلاحیتوں میں اضافہ کرنے اور سفارتی ذرائع سے سرحدوں کی حفاظت اور امن برقرار رکھنے کے لیے مدد کرتی ہے۔ یہ اسٹریٹجک شراکت داریوں اور دفاعی حکمت عملیوں کے ذریعے قومی سلامتی کو یقینی بناتی ہے۔
- **اقتصادی خوشحالی اور تجارتی تعلقات:** ممالک خارجہ پالیسی کو تجارتی معاہدوں پر گفت وشنید کرنے، سرمایہ کاری کے فروغ اور عالمی منڈیوں تک رسائی کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ اس سے ان کی معیشت کو فروغ ملتا ہے، روزگار کے مواقع پیدا ہوتے ہیں اور عوام کے معیارِ زندگی میں بہتری آتی ہے۔

- **سفارت کاری اور بین الاقوامی تعلقات:** خارجہ پالیسی کے ذریعے اقوام سفارتی تعلقات استوار کرتی ہیں۔ تنازعات کو پرامن طریقے سے حل کرتی ہیں اور عالمی سطح پر اپنے مفادات کی نمائندگی کرتی ہیں۔ مؤثر سفارت کاری ممالک کے درمیان استحکام اور تعاون کو فروغ دیتی ہے۔
- **ثقافتی اثر ورسوخ:** خارجہ پالیسی ثقافتی تبادلوں، تعلیمی پروگراموں اور انسانی ہمدردی پر مبنی امدادی سرگرمیوں کو فروغ دیتی ہے۔ اس سے اقوام کو مثبت تعلقات استوار کرنے اور عالمی رائے عامہ پر اثر انداز ہونے میں مدد ملتی ہے۔
- **عالمی حکمرانی اور کثیر الجہتی تعاون:** خارجہ پالیسی ممالک کو بین الاقوامی تنظیموں میں شرکت کے لئے رہنمائی فراہم کرتی ہے تاکہ موسمیاتی تبدیلیوں اور انسانی حقوق جیسے عالمی مسائل کو حل کیا جا سکے۔ دیگر ممالک کے ساتھ تعاون، امن اور ترقی کے معیارات طے کرنے میں مدد دیتی ہے۔
- **انسانی بہبود اور ترقیاتی امداد:** خارجہ پالیسی انسانی بہبود کی کوششوں، پائیدار ترقیاتی منصوبوں اور دنیا بھر میں کمزور طبقات کے لیے امداد کی حمایت کرتی ہے۔ یہ امر انسانی ہمدردی کا مظہر ہے اور عالمی شراکت داریوں کو مضبوط کرتا ہے تاکہ ایک زیادہ مستحکم دنیا قائم کی جا سکے۔
- **قیام امن اور تنازعات کا حل:** خارجہ پالیسی کو امن کے پروگراموں میں شراکت، تنازعات میں ثالثی، اور تنازعات کے پرامن حل کو فروغ دینے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ سفارتی کوششیں اور بین الاقوامی مداخلتیں تنازعات کو روکنے اور غیر مستحکم علاقوں میں امن برقرار رکھنے میں مدد کرتی ہیں۔
- **عالمی اثر ورسوخ اور حیثیت:** مؤثر خارجہ پالیسی کسی ملک کے عالمی اثر ورسوخ اور حیثیت کو بڑھاتی ہے۔ اتحاد قائم کر کے، قومی اقدار کو فروغ دے کر اور سفارت کاری کے ذریعے اقوام کو بین الاقوامی تنظیموں میں احترام اور قیادت کے مواقع حاصل ہوتے ہیں۔ اس سے ان کی عالمی پالیسیوں کو تشکیل دینے اور بین الاقوامی امن اور استحکام میں حصہ لینے کی صلاحیت مضبوط ہوتی ہے۔

سرگرمی: فرضی بحران کی مشق

مختلف ممالک اور بین الاقوامی تنظیموں (جیسے او آئی سی، عرب لیگ، یورپی یونین وغیرہ) کے سفارت کاروں کے کردار ادا کریں اور فلسطین میں اسرائیلی مظالم کے حل کے لیے مذاکرات کریں۔

سفارت کاری: سفارت کاری وہ عمل ہے جس کے ذریعے ممالک کے درمیان تعلقات کو پرامن بات چیت اور مذاکرات کے ذریعے منظم کیا جاتا ہے۔ یہ قوموں کو اپنے مفادات کا تحفظ کرنے، تنازعات کو حل کرنے اور سیاست، تجارت، اور ثقافت جیسے شعبوں میں تعاون کو فروغ دینے میں مدد دیتی ہے، پرامن اور باعزت تعاملات کو برقرار رکھا جاتا ہے۔ سفارت کاری خارجہ پالیسی کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ یہ ممالک کو پرامن مذاکرات اور بات چیت کے ذریعے اپنے بین الاقوامی اہداف حاصل کرنے کی اجازت دیتی ہے جس سے تنازعات کو حل کرنے، اتحاد بنانے اور طاقت کے استعمال کے بغیر تعاون کو فروغ دینے میں مدد ملتی ہے۔

سفارت کاری سفارت کاروں کے ذریعہ انجام دی جاتی ہے جو اپنے ملک کی نمائندگی کرتے ہیں اور قومی مفادات کو آگے بڑھانے کے لیے مذاکرات میں مشغول ہوتے ہیں۔ ایک اچھا سفارت کار تنازعات کو حل کرنے، تعاون کو فروغ دینے اور مؤثر طریقے سے خارجہ پالیسی کے اہداف کو فروغ دینے میں مدد کرتا ہے۔

جوڑوں کی شکل (دو، دو کے گروپ) میں کام کریں اور انٹرنیٹ سرچ کے ذریعے درج ذیل سرگرمی مکمل کریں۔

- اپنے الفاظ میں سفارت کاری کی ایک سادہ تعریف بیان کریں۔
- مؤثر سفارت کاری کی کوئی سی تین خصوصیات تحریر کریں۔
- ایک سفارت کار کی تین ذمہ داریاں لکھیں۔
- ایک اچھے سفارت کار کی چار خصوصیات کی نشاندہی کریں۔

کردار نگاری: عملاً سفارت کاری

ہدایات: کلاس کو گروپوں میں تقسیم کریں۔ ہر گروپ ایک الگ ملک کی نمائندگی کرے۔ ہر گروپ کے لئے درج ذیل منظر ناموں میں سے کوئی ایک مختص کریں۔

- سرحدی تنازع
- اسمگلنگ
- سرحد پار دہشت گردی

ہر گروپ پر امن حل تلاش کرنے کے لیے سفارتی بات چیت میں مشغول ہو۔ مسئلہ کو مل کر حل کرنے کے لیے مذاکرات، مکالمے، اور سفارتکاری کی مہارتوں کا استعمال کرے۔ ہر ملک کے مفادات کو مد نظر رکھتے ہوئے پر امن تعلقات کو برقرار رکھنے پر توجہ دے۔

پاکستان کی خارجہ پالیسی کو متعین کرنے والے عوامل

خارجہ پالیسی کی تشکیل میں کئی عوامل شامل ہوتے ہیں جو اس بات کا تعین کرتے ہیں کہ کوئی قوم بین الاقوامی برادری کے ساتھ کس طرح کے روابط رکھے۔ یہ عوامل جن میں داخلی، معاشی و سماجی حالات سے لے کر بیرونی، جغرافیائی و سیاسی دباؤ تک شامل ہیں، مل کر کسی ملک کی عالمی سطح پر حکمت عملی کو وضع کرتے ہیں۔ پاکستان کی خارجہ پالیسی کا تعین کرنے والے اہم عوامل درج ذیل ہیں۔

جغرافیہ

پاکستان کی خارجہ پالیسی پر اس کے جغرافیائی محل وقوع کا گہرا اثر ہے۔ جنوبی ایشیا، وسطی ایشیا اور مشرق وسطی کے سنگم پر واقع ہونے کی وجہ سے اس کی اسٹریٹجک اہمیت بڑھ جاتی ہے۔ تنازعات والے خطوں جیسے افغانستان اور بحیرہ عرب کے قریب واقع ہونا، اس کی سلامتی کی پالیسیوں اور اقتصادی حکمت عملیوں پر اثر انداز ہوتا ہے۔

تاریخ و ثقافت

پاکستان کے تاریخی تجربات جیسے ہندوستان سے علیحدگی اور اس کے بعد کے تنازعات، اس کی خارجہ پالیسی کے مقاصد کو تشکیل دیتے ہیں۔ ثقافتی روابط اور تاریخی تنازعات، سفارتی تعلقات اور اسٹریٹجک اتحاد کو متاثر کرتے ہیں۔

قومی استعداد

پاکستان کی اقتصادی ترقی، فوجی صلاحیتیں اور ٹیکنالوجی میں ترقی اسے آزاد خارجہ پالیسی اپنانے کے قابل بناتی ہیں۔ اقتصادی ترقی اس کی مذاکرات کی قوت اور

بین الاقوامی معاملات میں اثرور سوخ کو متاثر کرتی ہے۔

عوامی رائے

پاکستان کے جمہوری ڈھانچے میں عوامی جذبات خارجہ پالیسی کے تعین میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ میڈیا، ٹیلی کمیونی کیشنز اور عوامی مباحثے علاقائی استحکام اور بین الاقوامی تعلقات پر حکومتی پالیسیوں کو متاثر کرتے ہیں۔

نظریہ

پاکستان کے نظریاتی اصول جو اسلامی شناخت اور قومی خود مختاری پر مبنی ہیں، اس کی خارجہ پالیسی کی سمت کی رہنمائی کرتے ہیں۔ یہ نظریاتی تصورات اتحادوں، بین الاقوامی تعلقات اور عالمی امور پر ردِ عمل کو متاثر کرتے ہیں۔

سماجی اور سیاسی ڈھانچے

پاکستان کا سیاسی نظام اور معاشرتی پہلو اس کی خارجہ پالیسی کو متاثر کرتے ہیں۔ حکومتی قیادت میں تبدیلیاں اور سماجی ہم آہنگی، سفارتی حکمت عملیوں اور علاقائی تعاملات کو متاثر کرتی ہیں۔

قومی مفاد

پاکستان کی خارجہ پالیسی کا بنیادی محرک اس کے قومی مفادات کا تحفظ اور فروغ ہے۔ سلامتی کے خدشات، اقتصادی خوشحالی اور علاقائی استحکام فیصلہ سازی کے عمل میں مرکزی حیثیت رکھتے ہیں۔

بیرونی عوامل

بین الاقوامی قوانین، معاہدے اور عالمی تنظیمیں جیسے اقوام متحدہ (UN) پاکستان کی خارجہ پالیسی کے منظرنامے کو شکل دیتے ہیں۔ ہمسایہ ممالک، عالمی طاقتوں اور علاقائی اتحادیوں کے ساتھ تعلقات سفارتی حکمت عملیوں اور اسٹریٹیجک ہم آہنگی کو متاثر کرتے ہیں۔

پالیسی سازی کے عوامل

پاکستان کے حکومتی ڈھانچے میں قیادت کی خصوصیات، ذاتی نظریات اور بیوروکریسی کے اثرات خارجہ پالیسی کی تشکیل اور عمل درآمد کا تعین کرتی ہیں۔

پاکستان کی خارجہ پالیسی کا جائزہ

پاکستان کی خارجہ پالیسی کے جائزہ میں اس کی تاریخ، جغرافیہ اور سیاسی مفادات کا مطالعہ شامل ہے۔ متعدد عوامل کا تعلق پاکستان کے ماضی سے ہے جو اسے ورثے میں ملے مثلاً نو آبادیاتی ماضی اور ہندوستان سے علیحدگی۔ یہ عوامل پاکستان کے دوسرے ممالک کے ساتھ تعلقات کا تعین کرنے میں کردار ادا کرتے ہیں۔ ان عوامل کے تجزیے سے ہم دیکھ سکتے ہیں کہ پاکستان امن کو برقرار رکھنے، معاشی ترقی کو فروغ دینے اور عالمی مسائل کو حل کرنے کی کس طرح کوشش کرتا ہے۔

پاکستان کی خارجہ پالیسی کے جائزہ کی روشنی میں اس کے درج ذیل مراحل ہیں۔

غیر جانبداری کا دور (1953-1947)

1947 میں آزادی حاصل کرنے کے بعد پاکستان نے سرد جنگ میں غیر جانبدار رہنے کا فیصلہ کیا۔ امریکہ اور سوویت یونین دونوں پاکستان کی حمایت چاہتے تھے لیکن پاکستان نے کسی کا بھی اتحادی نہ بننے کا فیصلہ کیا۔ داخلی طور پر پاکستان نے اقتصادی اور سیاسی چیلنجز کا سامنا کیا۔ اسے بھارت اور افغانستان سے سلامتی کے خطرات بھی لاحق تھے۔ اس دور نے پاکستان کی خارجہ پالیسی کی بنیاد رکھی۔

مغرب کے ساتھ اتحاد (1962-1954)

1950 کی دہائی کے وسط میں پاکستان نے مغربی اتحادوں، جیسے SEATO اور CENTO میں شمولیت اختیار کی۔ اس اتحاد کا مقصد خطے میں کمیونزم کے خطرے کا مقابلہ کرنا تھا۔ پاکستان نے امریکہ سے فوجی اور اقتصادی امداد حاصل کی۔ اس دور نے دفاعی طور پر پاکستان کو مضبوط کیا لیکن مغربی طاقتوں پر انحصار میں بھی اضافہ ہوا۔

باہمی تعلقات کا دور (1971-1962)

اس عرصے کے دوران پاکستان نے ہمسایہ ممالک کے ساتھ تعلقات کو بہتر بنانے کی کوشش کی۔ اس نے چین اور دیگر ایشیائی ممالک کے ساتھ مضبوط تعلقات استوار کیے۔ اس دور میں خطے کے مسائل کو دو طرفہ معاہدوں کے ذریعے حل کرنے پر توجہ دی گئی۔ 1965 میں بھارت کے ساتھ کشمیر پر جنگ کے نتیجے میں تعلقات مزید کشیدہ ہو گئے۔

غیر وابستہ تحریک کا دور (1979-1972)

1971 کی بھارت کے ساتھ جنگ اور بنگلہ دیش کے قیام کے بعد پاکستان نے غیر وابستگی کی پالیسی اپنائی۔ اس نے غیر وابستہ تحریک میں شمولیت اختیار کی جس کا مقصد سرد جنگ میں غیر جانبدار رہنا تھا۔ پاکستان نے مسلم ممالک کے ساتھ بھی اپنے تعلقات کو مزید مستحکم کیا۔ اس دور میں اقتصادی تعاون اور علاقائی استحکام

پر زور دیا گیا۔

اسلامی یکجہتی اور علاقائی توجہ (1988-1979)

1970 کی دہائی کے آخر میں پاکستان نے مسلم دنیا پر اپنی توجہ مرکوز کی۔ افغان تنازع میں اہم کردار ادا کیا۔ سوویت جارحیت کے خلاف افغان مجاہدین کو حمایت فراہم کی۔ پاکستان نے مشرق وسطی کے ممالک کے ساتھ بھی اپنے تعلقات کو مزید مستحکم کیا۔ اس دور میں اسلامی یکجہتی اور علاقائی تعاون پر زور دیا گیا۔

سرد جنگ کے بعد کی مطابقت (2001-1989)

سرد جنگ کے بعد پاکستان کو اپنی خارجہ پالیسی کو حالات کے مطابق ڈھالنا پڑا۔ سوویت یونین کے خاتمے سے عالمی سطح پر تبدیلی آئی۔ پاکستان کو نئے چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑا، جیسے جوہری پھیلاؤ اور علاقائی عدم استحکام۔ اس نے امریکہ کے ساتھ اچھے تعلقات برقرار رکھنے کی کوشش کی جبکہ علاقائی مسائل کا بھی ازالہ کیا۔

دہشت گردی کے خلاف جنگ اور تزویراتی مطابقت (2001-موجودہ)

9/11 کے حملوں کے بعد پاکستان دہشت گردی کے خلاف جنگ میں امریکہ کا اہم اتحادی بن گیا۔ اسے دہشت گردی اور علاقائی تنازعات جیسے چیلنجز کا سامنا کرنا پڑا۔ اس دوران پاکستان نے چین کے ساتھ مضبوط شراکت داری بھی قائم کی۔ چین پاکستان اقتصادی راہداری (CPEC) اس شراکت داری کا اہم حصہ ہے۔ (CPEC) اقتصادی ترقی اور بنیادی ڈھانچے کی ترقی میں مدد کر رہا ہے۔ اس دور میں پاکستان نے بڑی طاقتوں کے ساتھ تعلقات میں توازن برقرار رکھنے، داخلی سیکیورٹی مسائل سے نمٹنے اور چین کے ساتھ ترقی اور علاقائی استحکام کو فروغ دینے کی کوششیں کیں۔

پاکستان کی خارجہ پالیسی کے مقاصد

قومی آزادی اور سلامتی کا تحفظ

پاکستان کی خارجہ پالیسی کا بنیادی مقصد قومی آزادی اور سلامتی کو یقینی بنانا ہے۔ اس میں ملک کو بیرونی خطرات سے بچانا، علاقائی سالمیت کو برقرار رکھنا اور ریاست کی نظریاتی بنیادوں کا تحفظ شامل ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے پاکستان اپنی دفاعی صلاحیتوں کو مضبوط بنانے اور اسٹریٹیجک اتحاد بنانے پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔

اقتصادی ترقی

کسی قوم کی آزادی اور سلامتی کے لیے اقتصادی ترقی بہت اہم ہے۔ ایک مضبوط معیشت قومی مفادات کے دفاع اور خود مختاری کے تحفظ کے لیے ضروری وسائل فراہم کرتی ہے۔ تجارت، سرمایہ کاری اور بنیادی ڈھانچے پر توجہ مرکوز کر کے پاکستان اپنے اقتصادی استحکام کی کوشش کرتا ہے جو اس کی سلامتی اور آزادی کی ضمانت ہے۔

مسلم دنیا سے یکجہتی

مسلم دنیا سے یکجہتی پاکستان کی خارجہ پالیسی کا ایک اہم مقصد ہے جس کی عکاسی قائداعظم محمد علی جناح کے وژن اور 1973 کے آئین میں پائی جاتی

ہے۔ پاکستان مسلم یکجہتی کا ایک مضبوط حامی ہے اور سفارتکاری، اقتصادی تعاون اور ثقافتی تبادلوں کے ذریعے مسلم اکثریتی ممالک کے ساتھ تعلقات کو مستحکم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ مشترکہ مقاصد کی وکالت اور عالمی سطح پر مسلم معاشروں کی حمایت کر کے پاکستان مسلم امہ کے اندر یکجہتی اور تعاون کو فروغ دینے کی کوشش کرتا ہے۔

علاقائی اور عالمی امن و استحکام

پاکستان سفارتی ذرائع سے تنازعات کو حل کرنے اور امن کو برقرار رکھنے کی بین الاقوامی کوششوں کی حمایت کرتا ہے۔ عالمی تنظیموں بشمول اقوام متحدہ جیسی عالمی تنظیموں کے ساتھ تعاون، امن بحالی منصوبوں میں شرکت اور گفت و شنید میں شمولیت سے پاکستان مستحکم اور محفوظ بین الاقوامی ماحول کے لئے اپنا کردار ادا کرتا ہے۔ پاکستان کا یہ عزم علاقائی تنازعات کو حل کرنے اور عالمی امن کے اقدامات کی حمایت کرتا ہے۔

پاکستان کی خارجہ پالیسی کے رہنما اصول

پاکستان کی خارجہ پالیسی اس کی تاریخی وراثت، جغرافیائی محل وقوع اور آئینی حدود سے تشکیل پاتی ہے۔ قائداعظم محمد علی جناح کے وژن کے مطابق یہ پالیسی پاکستان کے امن، انصاف اور قوموں کے درمیان دوستانہ تعلقات کے عزم کی عکاسی کرتی ہے۔ اس پالیسی کا مقصد قومی خودمختاری کا تحفظ، علاقائی استحکام کو فروغ دینا اور عالمی شراکت داریوں کو مضبوط بنانا ہے۔

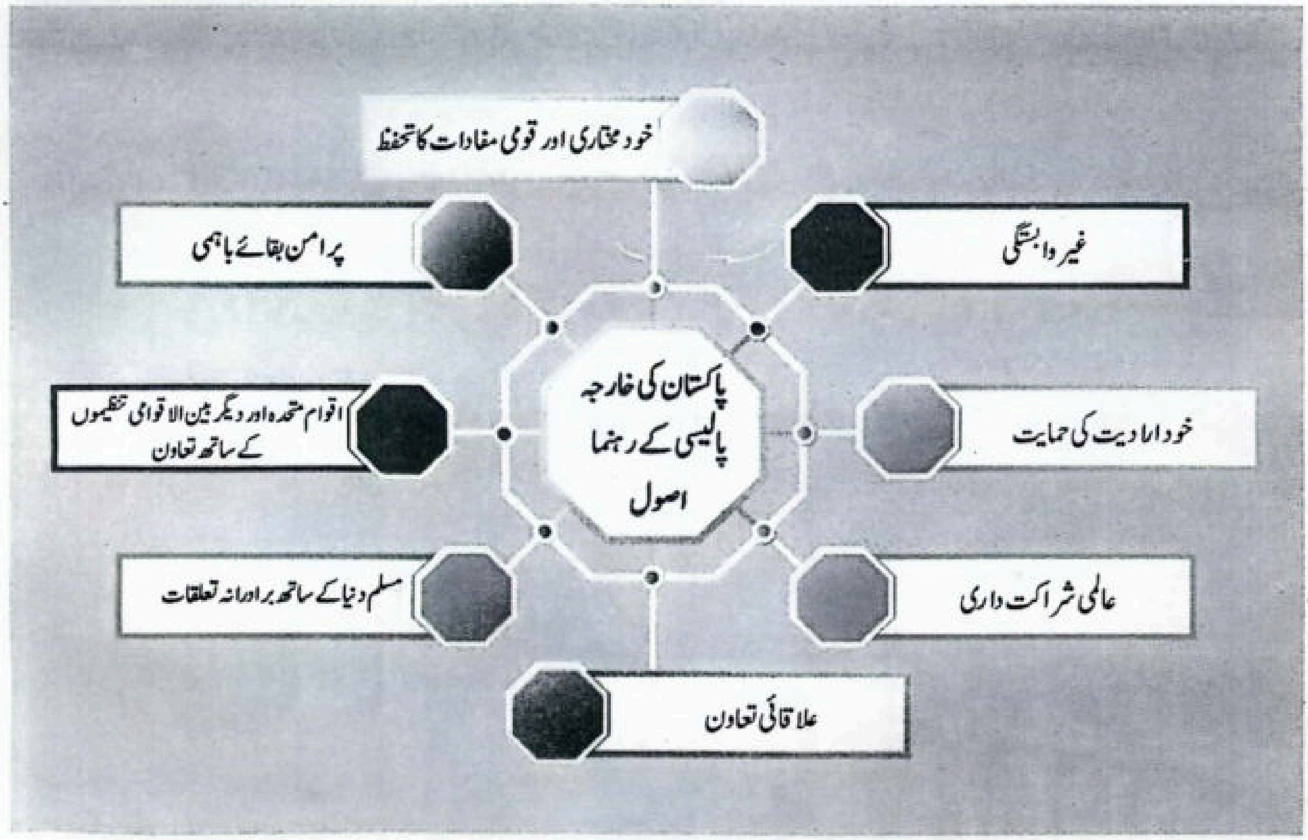

کیا آپ جانتے ہیں؟

"Geo" "یونانی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب "زمین" یا "مٹی" ہے اور "Politics" سے مراد حکمرانی اور طاقت سے متعلق سرگرمیاں ہیں۔ جیو پولیٹکس سیاسیات کی ایک شاخ ہے جو اس بات کا مطالعہ کرتی ہے کہ جغرافیہ ممالک کے درمیان بات چیت اور فیصلوں پر کس طرح اثرانداز ہوتا ہے۔ یہ اصطلاح انیسویں صدی کے آخر میں وجود میں آئی۔ یہ بیان کرتی ہے کہ مقام، وسائل اور علاقائی خصوصیات جیسے جغرافیائی عوامل عالمی امور کو کس طرح تشکیل دیتے ہیں۔

پاکستان کی جغرافیائی اہمیت

جیو پالیٹکس پاکستان کی عالمی پوزیشن اور ہمسایہ ممالک کے ساتھ تعلقات کے لیے انتہائی اہم ہے۔ وسطی ایشیا اور مشرق وسطی کے سنگم پر جنوبی ایشیا میں واقع پاکستان کا محل وقوع اس کی خارجہ پالیسی اور اقتصادی مفادات کو تشکیل دیتا ہے۔ جغرافیہ، تجارتی راستے، قدرتی وسائل اور سلامتی کے خدشات جیسے عوامل پاکستان کے ہمسایہ ممالک اور بین الاقوامی شراکت داروں کے ساتھ تعلقات پر اثرانداز ہوتے ہیں جس سے علاقائی استحکام متاثر ہوتا ہے۔ ان عوامل کو سمجھنا عالمی جغرافیائی منظرنامے میں پاکستان کے کردار کو سمجھنے کے لئے اہم ہے۔

اسٹریٹیجک مقام: پاکستان جغرافیائی لحاظ سے جنوبی ایشیا، وسطی ایشیا اور مشرق وسطی کے سنگم پر واقع ہے جو اس کی اہمیت کو بڑھاتا ہے۔ چین اور بھارت جیسی بڑی طاقتوں کے درمیان واقع پاکستان علاقائی رابطے اور تجارتی راستوں میں ایک اہم کڑی کے طور پر کام کرتا ہے جو سامان اور توانائی کے وسائل کی نقل و حمل کو آسان بناتا ہے۔

جنوبی ایشیا اور وسطی ایشیا کے درمیان پل: پاکستان کی جغرافیائی پوزیشن جنوبی ایشیا کو وسطی ایشیا کے ساتھ جوڑنے والے پل کے طور پر کام کرتی ہے۔ یہ

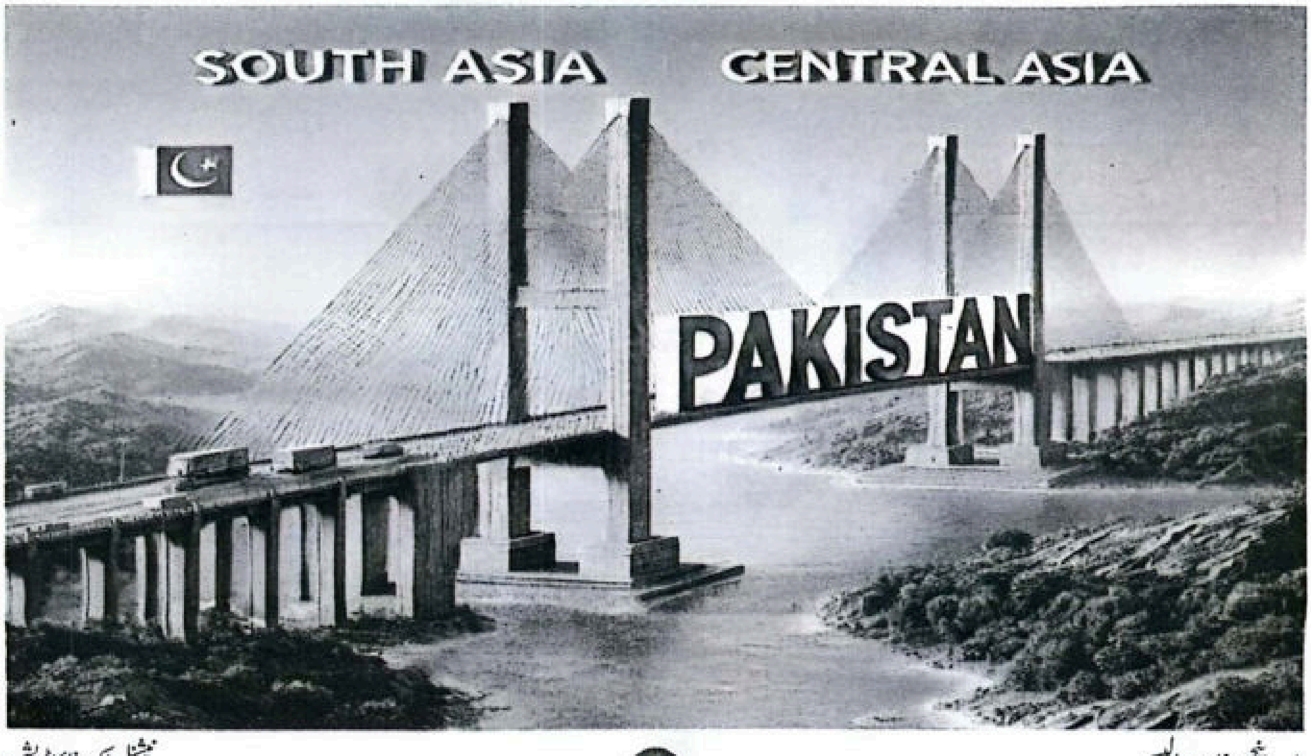

جغرافیائی ربط تجارت، توانائی کی نقل و حمل، اور رابطہ کاری میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ چین-پاکستان اقتصادی راہداری (CPEC) اس کی مثال ہے جو چین کے شہر کاشغر کو پاکستان کی گوادر بندرگاہ سے جوڑتی ہے اور چین کو بحیرہ عرب اور اس سے آگے تک رسائی فراہم کرتی ہے۔

طاقت کا توازن: پاکستان کا محل وقوع علاقائی طاقتوں کے درمیان توازن قائم رکھنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ چین، افغانستان، بھارت اور ایران کے ساتھ سرحدوں کا اشتراک اس کی اسٹریٹیجک اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔ بڑی عالمی طاقتوں مثلاً امریکہ، روس اور چین نے جنوبی اور وسطی ایشیا میں اپنے مفادات کے فروغ کے لیے پاکستان کے ساتھ تعلقات استوار کئے ہیں۔

اقتصادی اہمیت: جغرافیائی حکمت عملی میں پاکستان خاص اقتصادی اہمیت رکھتا ہے۔ یہ تجارت اور توانائی کے لیے ایک اہم گزرگاہ ہے۔ پاک چین اقتصادی راہداری (CPEC) جو چین کی بیلٹ اینڈ روڈ انیشی ایٹو (Belt and Road Initiative) کا ایک حصہ ہے، پاکستان کی جغرافیائی اہمیت کو بڑھاتا ہے اور چین کے ساتھ اقتصادی روابط اور یکجہتی کو فروغ دیتا ہے۔

سلامتی کی اہمیت: جنوبی ایشیا، وسطی ایشیا، اور مشرق وسطی کے سنگم پر واقع ہونے کی وجہ سے پاکستان کی سلامتی کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ افغانستان کے ساتھ اس کی سرحد نے اسے افغان تنازعہ میں مرکزی پوزیشن دی ہے جو علاقائی استحکام کو متاثر کرتی ہے۔ پاکستان کی دہشت گردی کے خلاف کاوشیں اور اس کی جوہری صلاحیتیں علاقائی اور عالمی سلامتی میں اہم حیثیت رکھتی ہیں۔

علاقائی محرکات: پاکستان کے علاقائی پہلو جغرافیائی حکمت عملی کے لحاظ سے اہم ہیں۔ بھارت، افغانستان اور ایران جیسے ہمسایہ ممالک کے ساتھ اس کے تعلقات تاریخی تناؤ اور اسٹریٹیجک مفادات سے وابستہ ہیں۔ یہ محرکات ایک غیر مستحکم خطے میں استحکام، سلامتی اور اقتصادی تعاون کو متاثر کرتے ہیں۔

نئے افق تلاش کریں

تاریخی طور پر خلیجی ممالک کے پاکستان کے ساتھ بھارت کے مقابلے میں قریب تر تعلقات رہے ہیں۔ تاہم حالیہ برسوں میں اس صورتحال میں تبدیلی آئی ہے۔ اس تبدیلی کی وجوہات کا تجزیہ کریں اور خلیجی ممالک کے ساتھ پاکستان کی خارجہ پالیسی کے اثرات کا جائزہ لیں۔

پاکستان کی اسٹریٹیجک اہمیت اور چیلنجز

پاکستان کی اسٹریٹیجک اہمیت فائدہ مند ہونے کے ساتھ کئی ایک چیلنجز کا باعث بھی ہے۔ سلامتی کے خدشات، دہشت گردی اور جغرافیائی رقابت نے پاکستان کے لئے اقتصادی چیلنجز کو مزید بڑھادیا ہے جس کی وجہ سے قرضوں کے بوجھ میں اضافہ ہوا ہے اور امن وامان کے مسائل پیدا ہوئے ہیں۔ امریکہ کے انخلاء کے بعد افغانستان کی صورتحال مزید پیچیدہ ہوگئی ہے جس سے دہشت گردی کے پاکستان میں سرایت کرنے کے خدشات بڑھ گئے ہیں۔ ان رکاوٹوں کے باوجود پاکستان اپنی پوزیشن کو مضبوط کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس نے چین کے ساتھ مضبوط شراکت داری قائم کی ہے۔ پاکستان قومی مفادات کے تحفظ کو یقینی بناتے ہوئے عالمی طاقتوں کے ساتھ اپنے تعلقات میں احتیاط سے توازن برقرار رکھنے کی کوشش کر رہا ہے۔

برائے اساتذہ:

کلاس میں ایک منظم بحث کی قیادت کریں "کیا پاکستان کے لیے غیر منسلک خارجہ پالیسی اپنانا زیادہ فائدہ مند ہے یا بڑی عالمی طاقتوں کے ساتھ اتحاد کرنا؟"

کم مراعات یافتہ ممالک کی حمایت کے لیے پاکستان کی وابستگی

پاکستان کی تاریخ برصغیر کے مسلمانوں کی جدوجہد سے جڑی ہوئی ہے۔ تقسیم سے پہلے انہیں سماجی، اقتصادی اور سیاسی چیلنجز کا سامنا کرنا پڑا۔ مشکلات پر قابو پانے کی اس تاریخ نے پاکستان میں یکجہتی کے مضبوط احساس کو جنم دیا اور کم مراعات یافتہ لوگوں اور قوموں کی حمایت کی ذمہ داری کا احساس پیدا کیا۔

قدرتی آفات میں امداد

اپنے تاریخی تجربات کی روشنی میں پاکستان نے زلزلوں اور سیلاب جیسی قدرتی آفات سے متاثرہ ممالک کو طبی امداد، امدادی سامان اور مالی معاونت فراہم کی ہے۔ مثال کے طور پر 1999 کے تباہ کن زلزلے کے بعد پاکستان نے ترکی کو نمایاں امداد فراہم کی۔ پاکستان نے 2004 کے سونامی کے بعد انڈونیشیا اور 2010 کے زلزلے کے بعد ہیٹی کو امداد فراہم کی۔ اسی طرح 2015 کے زلزلے کے بعد نیپال کو امداد بھیجی۔ پاکستان نے 1990 کی دہائی میں بوسنیا کی جنگ کے دوران بوسنیائی مسلمانوں کی بھی حمایت کی۔ یہ کوششیں دنیا بھر میں ضرورت مندوں کی مدد کرنے کے لیے پاکستان کے عزم کو اجاگر کرتی ہیں۔

سفارتی حمایت

پاکستان بین الاقوامی فورمز پر کمزور قوموں اور کم مراعات یافتہ ممالک کے حقوق اور ترقی کی وکالت کرتا ہے۔ پاکستان فلسطینیوں، کشمیریوں، میانمار میں روہنگیا مسلمانوں اور اریٹیریائی مسلمانوں جیسے مظلوموں کے حقوق کا حامی ہے اور سفارت کاری وحمایت کے ذریعے غیر مادی امداد فراہم کرتا ہے۔

بحالی امن کے مشن

پاکستان اقوام متحدہ کے امن مشنز میں سب سے بڑے شراکت داروں میں شامل ہے۔ پاکستانی دستے دنیا بھر کے تنازعہ زدہ علاقوں بشمول افریقہ اور مشرق وسطیٰ میں خدمات سرانجام دے چکے ہیں وہ خطوں کو مستحکم کرنے، شہریوں کی حفاظت کرنے اور تنازعات کے بعد کی بحالی کی کوششوں میں مدد فراہم کرتے ہیں۔ پاکستانی افواج کو بلقان، صومالیہ، کانگو، سوڈان، سیرالیون، کویت، ہیٹی، مشرقی تیمور، اور لائبیریا سمیت کئی ممالک اور علاقوں میں تعینات کیا گیا تاکہ وہاں استحکام، شہریوں کے تحفظ اور جنگ کے بعد کی بحالی کی کوششوں میں مدد کی جا سکے۔ یہ تعیناتیاں پاکستان کے عالمی امن اور سلامتی کے عزم کو ظاہر کرتی ہیں۔

سرگرمی:

- طلبہ کو ایسا نقشہ فراہم کریں جس میں پاکستان کا جغرافیائی اور اسٹریٹجک محل وقوع نمایاں ہو۔
- انہیں ہدایت کریں کہ وہ اہم زمینی راستوں (جیسے وسطی ایشیا سے روابط)، سمندری راستوں (جیسے بحیرہ عرب تک رسائی) اور فضائی راستوں (جیسے دنیا کے بڑے شہروں تک پرواز کے راستے) کی نشاندہی کریں اور انہیں نقشے پر لیبل کریں۔
- طلبہ سے کہیں کہ وہ وضاحت کریں کہ یہ راستے پاکستان کی جغرافیائی اہمیت کو کیسے بڑھاتے یا متاثر کرتے ہیں۔

خطے میں ممالک کے ساتھ پاکستان کے تعلقات

پاکستان۔بھارت تعلقات

پاکستان اور بھارت کے تعلقات کی ایک طویل اور پیچیدہ تاریخ ہے۔دونوں ممالک کی 3,323 کلومیٹر طویل مشترکہ سرحد ہے جس میں غیر قانونی بھارتی مقبوضہ کشمیر بھی شامل ہے۔ آزادی سے پہلے 1947 تک دونوں ممالک برطانوی ہندوستان کا حصہ تھے۔ تقسیم کے نتیجے میں بڑے پیمانے پر ہجرت اور فرقہ وارانہ فسادات ہوئے۔ان واقعات نے ابتدا سے ہی ان دونوں کے تعلقات کو متاثر کیا۔ تقسیم اور اس کے بعد ہونے والے تنازعات، خاص طور پر مسئلہ کشمیر ان کے تعلقات کا مرکزی نقطہ رہے ہیں۔ تاہم کشیدگی اور تنازعات کے باوجود دونوں ممالک نے دوطرفہ تعلقات کو بہتر بنانے کے لیے امن مذاکرات اور اعتماد سازی کے اقدامات بھی کیے ہیں۔

جنگیں اور تنازعات

1947 سے لے کر اب تک پاکستان اور بھارت کے درمیان تین بڑی جنگیں ہو چکی ہیں۔ان تنازعات نے جانوں کے نقصان کے علاوہ تعلقات کو مزید کشیدہ کر دیا۔1971 میں بنگلہ دیش کی علیحدگی میں بھارت کے کردار نے تلخی کو مزید بڑھادیا۔

جوہری رقابت

پاکستان اور بھارت دونوں جوہری ہتھیاروں سے لیس ہیں۔اس سے ان کے تعلقات کی پیچیدگی میں کئی گنا اضافہ ہوا۔علاقائی استحکام کے لیے اس رقابت کو ختم کرنے کی کوششیں اہمیت کی حامل ہیں۔

بھارت کی پاکستان کو غیر مستحکم کرنے کی کوششیں

بھارت دہشت گردی اور عسکری کارروائیوں کو فروغ دینے کے ذریعے پاکستان کو غیر مستحکم کرنے کا ذمہ دار ہے۔ایسی کارروائیاں بداعتمادی اور تنازعے کو مزید بڑھاتی ہیں۔

سفارتی اور اقتصادی چیلنجز

بھارت نے بین الاقوامی سطح پر پاکستان کے لیے رکاوٹیں پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ان کوششوں کا مقصد پاکستان کو سفارتی اور اقتصادی طور پر تنہا کرنا ہے۔ مثال کے طور پر بھارت نے بین الاقوامی فورمز جیسے فنانشل ایکشن ٹاسک فورس (FATF) میں پاکستان کو گرے لسٹ میں شامل کروانے کے لئے لابنگ کی ہے تاکہ پاکستان پر منی لانڈرنگ اور دہشت گردی کی مالی معاونت کے خلاف ناکافی اقدامات کے الزامات لگائے جاسکیں۔ اسی طرح بھارت نے پاکستان کی تجارتی معاہدوں اور جنوبی ایشیائی آزاد تجارت کے علاقے (SAFTA) جیسے علاقائی تجارتی گروپوں میں شمولیت کو بھی روکنے کی کوشش کی ہے۔

آبی تنازعات

پاکستان میں بہنے والے دریاؤں پر بھارتی کنٹرول نے آبی تنازعات کو جنم دیا ہے۔ پاکستان اس کو آبی جارحیت کے طور پر دیکھتا ہے جس سے اس کی زراعت اور معیشت کو نقصان پہنچ رہا ہے۔

سر کریک تنازعہ

سر کریک 96 کلومیٹر طویل دلدلی علاقہ پر مشتمل ایک پٹی ہے جو رن آف "کچھ" میں پاکستان اور بھارت کی سرحد پر واقع ہے۔ 1914 کے معاہدے کے تحت اس کا تعین برٹش انڈیا اور "کچھ" ریاست کے درمیان ہوا تھا۔ تاہم بھارت اس طے شدہ معاملے کو اپنے مفاد کے مطابق تشریح کر کے متنازعہ بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ اس نے دونوں ممالک کے درمیان ایک تنازعہ کو جنم دیا ہے۔

سیاچین تنازعہ

سیاچین قراقرم کے پہاڑی سلسلے میں واقع ایک گلیشیئر ہے جو تقریباً 75 کلومیٹر طویل اور 2000 میٹر سے زیادہ بلند ہے۔ بھارت نے اپریل 1984 میں ایک فوجی کارروائی کے ذریعے اس گلیشیر پر قبضہ کر کے 1972 کے شملہ معاہدے کی خلاف ورزی کی جس کے تحت لائن آف کنٹرول (LOC) پر موجود صورت حال کو برقرار رکھنے پر اتفاق ہوا تھا۔ پاکستانی افواج نے فوری طور پر اس کارروائی کا جواب دیا جس کے نتیجے میں سیاچین دنیا کا سب سے بلند ترین میدان جنگ بن گیا۔

دونوں ممالک اس مشکل، سخت اور ناقابل برداشت موسمی حالات والے علاقے میں فوجی موجودگی کے باعث شدید انسانی، مالی اور ماحولیاتی نقصانات اٹھا رہے ہیں۔ پاکستان سیاچین کو غیر فوجی علاقہ بنانے اور 1984 سے پہلے کی حیثیت بحال کرنے کی مسلسل کوشش کر رہا ہے تاکہ اس تنازعہ کو مذاکرات کے ذریعے حل کیا جاسکے اور علاقائی استحکام کو یقینی بنایا جاسکے۔

علاقائی برتری بمقابلہ برابری کے تعلقات

بھارت اکثر علاقائی برتری کے رویہ کا اظہار کرتا ہے۔ جبکہ پاکستان برابری کی سطح کے تعلقات کا خواہاں ہے اور باہمی احترام اور تعاون کی حمایت کرتا ہے۔

اثرات

سلامتی سے متعلق خدشات: سلامتی خاص طور پر سرحد پار دہشت گردی کے مستقل خدشات نے تعلقات کو کشیدہ کیا ہے اور فوجی تنازع کا سبب بنے ہیں۔

اقتصادی اخراجات: سیاسی کشیدگی کی وجہ سے محدود تجارتی تعلقات نے اقتصادی ترقی اور ممکنہ دوطرفہ فوائد کو نقصان پہنچایا ہے۔

علاقائی محرکات: پاکستان اور بھارت کے درمیان رقابت نے علاقے کو متاثر کیا ہے جس سے ہمسایہ ممالک اور علاقائی سلامتی پر اثر پڑا ہے۔

تنازعہ کشمیر اور پاک بھارت تعلقات

کشمیر، پاک بھارت تعلقات میں بنیادی مسئلہ ہے۔ 1947 میں آزادی کے وقت ریاست جموں و کشمیر کو پاکستان یا بھارت میں شامل ہونے کا اختیار دیا گیا تھا۔ کشمیری عوام کی پاکستان سے الحاق کی خواہش کے برخلاف مہاراجہ نے کشمیر کا الحاق بھارت کے ساتھ کر دیا جو تنازعے کا باعث بنا۔
1948 سے کشمیری عوام غیر قانونی بھارتی قبضے کے خلاف آزادی کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں۔ کشمیریوں کی آزادی کے لیے آواز کو دبانے کے لیے بھارتی مظالم بڑے پیمانے پر رپورٹ ہو چکے ہیں جن میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے الزامات بھی شامل ہیں۔ کشمیر کا غیر حل شدہ مسئلہ دونوں ممالک کے درمیان کشیدگی کو ہوا دیتا ہے اور امن کی کوششوں میں رکاوٹ ہے۔

مستقبل کے امکانات

مسلسل کشیدگی: جب تک سرحدی تنازعات حل نہیں ہوتے کشیدگی برقرار رہنے کا امکان ہے۔

امن مذاکرات: کامیاب امن مذاکرات تعلقات کو بہتر بنا سکتے ہیں لیکن اس کے لئے دونوں ممالک کو لچک دکھانی ہوگی۔

اقتصادی اثرات: بہتر تعلقات تجارت اور اقتصادی تعاون کو فروغ دے سکتے ہیں جو دونوں ممالک کے لیے فائدہ مند ہوں گے۔

علاقائی استحکام: کشمیر اور سر کریک تنازعات کے حل سے جنوبی ایشیا میں استحکام کو فروغ مل سکتا ہے جس سے مسلح تنازعے کا خطرہ کم ہو جائے گا۔

پاکستان۔ چین تعلقات

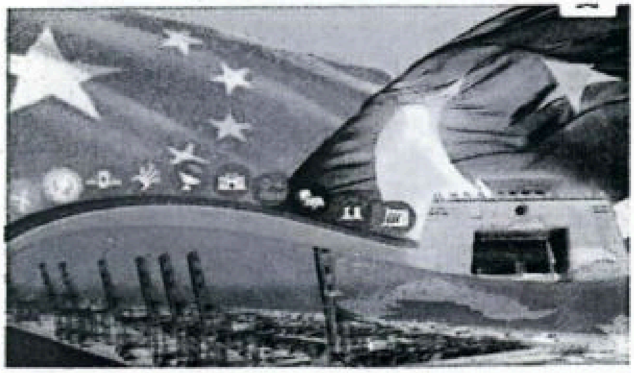

شمال میں پاکستان اور چین کی مشترکہ سرحد کی لمبائی 523 کلو میٹر ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان سفارتی، اقتصادی اور فوجی تعاون کی ایک طویل تاریخ ہے۔ ان تعلقات نے ایک مضبوط شراکت داری کو جنم دیا ہے، جس کے نتیجے میں اسٹریٹجک تعاون اور اقتصادی راہداری (CPEC) جیسے منصوبے وجود میں آئے۔

ابتدائی تعلقات

پاکستان اور چین کے مابین تعلقات کا آغاز 21 مئی 1951 کو ہوا جب دونوں ممالک کے درمیان باقاعدہ سفارتی تعلقات قائم ہوئے۔ ابتدائی سطح پر تجارت اور ثقافتی تبادلے شامل تھے۔ 1963 کا سرحدی معاہدہ ان کے تعلقات میں ایک اہم سنگ میل کی نشاندہی کرتا ہے۔ 1965 اور 1971 کی پاک بھارت جنگوں کے دوران فوجی تعاون میں اضافہ ہوا جس کے نتیجے میں ایک اسٹریٹجک شراکت داری قائم ہوئی۔ دونوں ممالک نے وسیع پیمانے پر ٹیکنالوجی کے تبادلے اور ترقیاتی تعاون میں حصہ لیا۔

فوجی تعاون

پاکستان اور چین کے درمیان مضبوط فوجی تعاون پایا جاتا ہے۔ چین پاکستان کو فوجی ساز و سامان فراہم کرنے والا ایک اہم ملک ہے۔ چین نے اسٹریٹیجک ہتھیاروں کی ترقی میں بھی مدد فراہم کی ہے۔ دونوں ممالک باقاعدگی سے مشترکہ فوجی مشقوں میں حصہ لیتے ہیں۔ یہ تعاون ان کی دفاعی صلاحیتوں اور اسٹریٹیجک اتحاد کو مضبوط بناتا ہے۔

اسٹریٹیجک تعاون

اسٹریٹیجک تعاون پاک چین تعلقات کا سنگ بنیاد ہے۔ دونوں ممالک مشترکہ سلامتی کے مفادات رکھتے ہیں۔ وہ علاقائی سلامتی کے مسائل پر قریبی تعاون کرتے ہیں۔ یہ شراکت داری ان کے مشترکہ اسٹریٹیجک مقاصد اور علاقائی استحکام کو فروغ دیتی ہے۔

تجارتی اور اقتصادی تعلقات

پاکستان اور چین مضبوط اقتصادی تعلقات کے ذریعے منسلک ہیں۔ اقتصادی راہداری (CPEC) کے علاوہ یہ تعلقات مختلف شعبوں جیسے مصنوعات، زراعت، اور ٹیکنالوجی پر محیط ہیں۔ چین پاکستان کا سب سے بڑا تجارتی شراکت دار ہے۔

مسائل اور چیلنجز

پاک چین تعلقات کو جن چیلنجز کا سامنا ہے ان میں اقتصادی عدم توازن، تجارتی خسارہ، علاقائی استحکام سے متعلق سلامتی کے خدشات اور چینی سرمایہ کاری و اثر ورسوخ کے بارے میں عوامی تاثرات شامل ہیں۔ ان چیلنجوں کا حل کرنا طویل مدتی شراکت داری اور مشترکہ فوائد کے لیے اہم ہے۔

چین پاکستان اقتصادی راہداری (CPEC)

پاک چین اقتصادی راہداری (CPEC) ایک عظیم منصوبہ ہے۔ اس کا مقصد پاکستان اور چین کے درمیان اقتصادی تعلقات کو مضبوط بنانا اور بنیادی ڈھانچے کی ترقی ہے۔ اقتصادی راہداری (CPEC) میں پاکستان بھر میں شاہراہوں، ریلویز، پائپ لائنز اور توانائی کے منصوبوں کی تعمیر شامل ہے۔ اس میں گوادر بندرگاہ کی ترقی اور صنعتی ترقی کو فروغ دینے کے لئے خصوصی اقتصادی زونز (SEZs) کا قیام بھی شامل ہے۔

اقتصادی راہداری (CPEC) کے نمایاں نتائج

اقتصادی ترقی: توقع کی جاتی ہے کہ اقتصادی راہداری (CPEC) سے پاکستان کی معاشی ترقی میں نمایاں اضافہ ہوگا۔ اس ہدف کے حصول کے لئے ٹرانسپورٹ کے بنیادی ڈھانچے کو بہتر بنایا جا رہا ہے اور تجارتی لاگت کو کم کیا جا رہا ہے۔ مزید برآں اقتصادی راہداری (CPEC) سے غیر ملکی سرمایہ کاری کو فروغ ملے گا۔ روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے اور خاص طور پر کم ترقی یافتہ علاقوں میں اقتصادی ترقی کو تحریک ملے گی۔

علاقائی روابط: اقتصادی راہداری (CPEC) پاکستان کے صوبہ بلوچستان میں گوادر بندرگاہ کو چین کے صوبہ سنکیانگ سے جوڑتی ہے جس سے علاقائی روابط اور تجارتی راستے مضبوط ہوں گے۔ یہ بحیرہ عرب اور چین کے مغربی صوبوں کے درمیان ایک براہِ راست رابطہ فراہم کرتا ہے جس سے اشیا کی ترسیل کے دورانیے اور لاگت میں کمی آئے گی۔

اسٹریٹجک اہمیت: اقتصادی راہداری (CPEC) پاکستان کی اسٹریٹجک اہمیت کو بڑھاتی ہے کیونکہ یہ چین کو ایک متبادل تجارتی راستہ فراہم کرتی ہے جس سے آبنائے ملاکا پر چین کا انحصار کم ہو جاتا ہے۔ اس سے پاکستان اور چین کے تعلقات میں اضافہ ہو گا۔ فوجی تعاون اور معلومات کا تبادلہ علاقائی استحکام اور دہشت گردی کے خلاف جنگ کے لیے اہم ہے۔

سفارتی اثرورسوخ: اقتصادی راہداری (CPEC) پاکستان اور چین کے سفارتی اثرورسوخ کو جنوبی ایشیا، وسطی ایشیا اور اس سے آگے بڑھاتی ہے۔ یہ دونوں ممالک کو علاقائی تجارت میں اہم کردار ادا کرنے کے قابل بناتا ہے۔ یہ بنیادی ڈھانچے کی ترقی میں ان کے کردار کو مضبوط بناتا ہے جس سے ان کا اقتصادی اور سیاسی اثرورسوخ بڑھتا ہے۔

گوادر بندرگاہ: اقتصادی راہداری (CPEC) منصوبے، پرامن ترقی کی علامت

پاک افغان تعلقات

پاکستان اور افغانستان کے درمیان تقریباً 2640 کلومیٹر طویل سرحد ہے۔ 1893 میں قائم ہونے والی یہ سرحد ڈیورنڈ لائن کے نام سے جانی جاتی ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان گہرے ثقافتی، نسلی اور لسانی تعلقات ہیں۔ ان تعلقات کا ایک سبب پختون قوم ہے جو دونوں ممالک میں آباد ہے۔ مسلم ممالک ہونے کی وجہ سے دونوں مشترکہ ثقافتی روایات رکھتے ہیں۔ سرحد پار تجارت دونوں کے لیے بہت اہم رہی ہے۔ تاریخی طور پر سیاسی تعلقات علاقائی اور عالمی سیاست سے متاثر رہے ہیں جن میں گریٹ گیم، سرد جنگ اور دہشت گردی کے خلاف جنگ شامل ہیں۔ دونوں ممالک کو سیاسی عدم استحکام اور عسکریت پسندی جیسے چیلنجز کا سامنا ہے، جو ان کے دوطرفہ تعلقات کو متاثر کرتے ہیں۔

سیاسی تعلقات

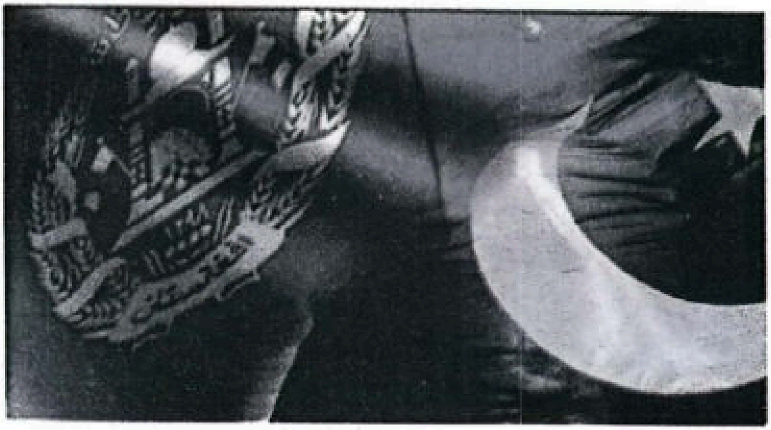

پاکستان اور افغانستان کے درمیان سیاسی تعلقات پیچیدہ اور اکثر کشیدہ رہے ہیں۔ 1947 میں پاکستان کی آزادی کے بعد افغانستان واحد ملک تھا جس نے پاکستان کی اقوام متحدہ میں شمولیت کی مخالفت کی تھی۔ ڈیورنڈلائن کی سرحد کشیدگی کا سبب رہی ہے۔ 9/11 کے حملوں کے بعد تعلقات مزید خراب ہو گئے۔

سوویت حملہ (1979-1989)

1979 میں سوویت یونین نے افغانستان پر حملہ کیا۔ پاکستان نے سوویت جارحیت کے خلاف افغان مجاہدین کی حمایت کی۔ اس دوران لاکھوں افغان پناہ گزین پاکستان آئے۔ اس مدت میں مشترکہ دشمن کے خلاف پاکستان-افغانستان تعلقات مضبوط ہوئے۔ تاہم اس دوران خطے میں عسکریت پسند گروپوں کو بھی عروج ملا۔

طالبان حکومت (1996-2001)

1996 میں طالبان نے افغانستان میں اقتدار سنبھالا۔ پاکستان ان چند ممالک میں شامل تھا جنہوں نے طالبان حکومت کو تسلیم کیا۔ پاکستان کو امید تھی کہ طالبان افغانستان میں استحکام لائیں گے۔ تاہم طالبان کے سخت قوانین اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں پر عالمی سطح پر تنقید کی گئی۔ پاکستان اور افغانستان کے تعلقات نسبتاً مستحکم تھے لیکن علاقائی اور عالمی سیاست نے ان کو پیچیدہ بنایا۔

دہشت گردی کے خلاف جنگ (2001-تاحال)

2001 میں 9/11 کے حملوں کے بعد امریکہ نے طالبان کو اقتدار سے الگ کرنے اور القاعدہ سے لڑنے کے لیے افغانستان پر حملہ کیا۔ پاکستان دہشت گردی کے خلاف جنگ میں امریکہ کا اہم اتحادی بن گیا۔ پاکستان نے امریکی فوجی کارروائیوں کی حمایت کی جس کی وجہ سے اسے عسکریت پسند گروپوں کے ردِ عمل کا سامنا کرنا پڑا۔ پاکستان اور افغانستان کے تعلقات کشیدہ اور باہمی عدم اعتماد کا شکار رہے۔

طالبان کی واپسی (2021-موجودہ)

2021 میں طالبان نے افغانستان میں دوبارہ اقتدار سنبھالا۔ پاکستان نئی طالبان حکومت کے ساتھ مستحکم تعلقات برقرار رکھنا چاہتا ہے۔ دونوں ممالک تعلقات کو بہتر بنانے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن انہیں کئی چیلنجز کا سامنا ہے۔ سرحدی سلامتی، پناہ گزینوں کا انتظام اور دہشت گردی کے خلاف تعاون اہم مسائل ہیں۔ پاکستان افغانستان کو انسانی امداد فراہم کرنے کی بین الاقوامی کوششوں کی حمایت کرتا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

پاکستان اور افغانستان کے درمیان بین الاقوامی سرحد کو ڈیورنڈ لائن کہا جاتا ہے۔ یہ سرحد 1893 میں برطانوی ہندوستان اور افغانستان کو الگ کرنے کے لیے قائم کی گئی تھی۔ اس کا نام سر ہنری ڈیورنڈ کے نام پر رکھا گیا جو ایک برطانوی سفارت کار تھے۔ انہوں نے یہ سرحدی معاہدہ افغان حکمران امیر عبد الرحمان خان کے ساتھ طے کیا تھا۔

اقتصادی تعلقات

پاکستان اور افغانستان کے درمیان تجارت دونوں ممالک کے لیے اہم ہے۔ پاکستان اپنی بندرگاہوں کے ذریعے بین الاقوامی منڈیوں تک رسائی فراہم کرتا ہے۔ افغانستان-پاکستان تجارتی راہداری معاہدے (APTTA) کا مقصد تجارت کو باضابطہ بنانا ہے۔ تاہم سرحدی بندشوں اور سیکیورٹی مسائل کی وجہ سے تجارت میں رکاوٹیں آتی رہتی ہیں۔ چیلنجز کے باوجود دونوں ممالک سرحد پار تجارت سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

مستقبل کے امکانات

پاکستان-افغانستان تعلقات کا مستقبل علاقائی استحکام اور تعاون پر منحصر ہے۔ باہمی تعلقات کے لئے بہتر سفارتی کوششیں، اقتصادی تعاون میں اضافہ اور مضبوط سیکیورٹی اقدامات اہم ہیں۔ دونوں ممالک دہشت گردی، غربت اور ترقی کے مسائل جیسے مشترکہ چیلنجز کو حل کرنے میں پرامن تعلقات اور باہمی تعاون سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

پاکستان کے لیے پرامن افغانستان کی اہمیت

افغانستان کئی دہائیوں سے جنگ اور بدامنی کا شکار رہا ہے۔ جس کا آغاز 1979 میں سوویت حملے سے شروع ہوا۔ خانہ جنگیوں اور طالبان کے عروج نے اس بحران کو مزید پیچیدہ کر دیا۔ ان واقعات نے عدم استحکام اور تشدد کو فروغ دیا جس سے افغان معاشرہ شدید متاثر ہوا۔

آج بھی افغانستان کو سیاسی طور پر غیر یقینی صورتحال اور تنازعات کا سامنا ہے اگرچہ موجودہ افغان حکومت استحکام کے لیے کوشاں ہے۔ ملک کو حکمرانی اور

سرگرمی:

مقصد: ابلاغ، تجزیاتی، تنقیدی سوچ اور قیادت کی صلاحیتوں کو بڑھانا۔

ہدایات: کلاس کو مختلف اسٹیک ہولڈرز (مثلاً حکومت، فوج، این جی اوز، کاروباری برادری، سیاستدان، صحافی، مذہبی گروہ) کی نمائندگی کرنے والی ٹیموں میں تقسیم کریں۔

- ہر ٹیم اپنے اسٹیک ہولڈر کے نقطہ نظر کے مطابق پاکستان کی خارجہ پالیسی کے متعلق سفارشات مرتب کرے اور انہیں جماعت کے سامنے پیش کرے۔
- تمام پیشکشوں کے بعد ایک منتخب طالب علم "وزیر خارجہ" کا کردار ادا کرے اور "حکومت" کے ساتھ مشاورت کے بعد ان تجاویز پر رائے دے۔

سلامتی کے مسائل در پیش ہیں جو علاقائی امن اور اقتصادی ترقی پر اثر انداز ہو رہے ہیں۔ پاکستان ایک مستحکم افغانستان کو سرحد پار دہشت گردی کو روکنے، اقتصادی روابط کو فروغ دینے اور خطے میں مجموعی استحکام کے لیے ضروری سمجھتا ہے۔ پاکستان افغان حکومت کی امن و سلامتی کے قیام کی کوششوں کی حمایت کرتا ہے اور ایک پر امن افغانستان کو دونوں ممالک اور پورے خطے کی خوشحالی کے لیے ناگزیر سمجھتا ہے۔

پاکستان۔ایران تعلقات

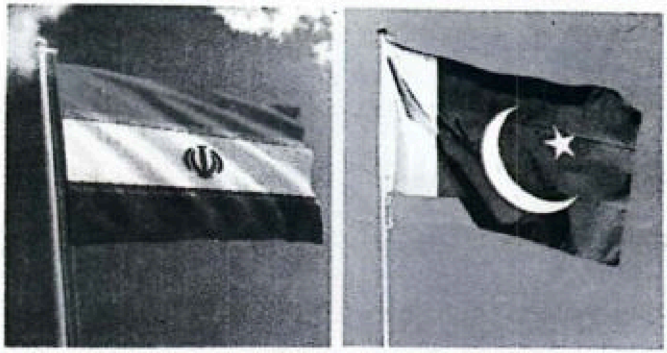

پاکستان اور ایران 959 کلو میٹر طویل مشترکہ سرحد کے علاوہ تاریخی و ثقافتی رشتوں میں جڑے ہوئے ہیں۔ 1947 میں پاکستان کی آزادی کے بعد سے جغرافیائی قربت اور مشترکہ مفادات کی وجہ سے دونوں ممالک کے تعلقات میں نشیب و فراز آتے رہے ہیں۔

اقتصادی تعاون

اقتصادی طور پر پاکستان اور ایران قدرتی گیس اور زرعی مصنوعات کی تجارت کرتے ہیں۔ ایران۔ پاکستان گیس پائپ لائن جیسے منصوبوں کا مقصد توانائی کا تحفظ ہے۔ ایران پر بین الاقوامی پابندیوں کی وجہ سے دونوں ممالک کو اقتصادی تعلقات بڑھانے میں چیلنجز کا سامنا ہے۔

ثقافتی اور عوامی تعلقات

ثقافتی طور پر پاکستان اور ایران کے درمیان گہرے تاریخی اور لسانی تعلقات ہیں۔ اردو اور فارسی ادب نے صدیوں کے دوران ایک دوسرے کو متاثر کیا ہے۔ موسیقی، فن اور ادب کے تبادلے باہمی ہم آہنگی کو فروغ دیتے ہیں۔ مذہبی زیارات، تعلیمی تبادلوں اور سیاحت کے ذریعے عوامی رابطوں کو فروغ ملتا ہے۔

جغرافیائی سیاست

افغانستان اور سعودی عرب جیسے ہمسایہ ممالک کی وجہ سے پاکستان اور ایران کے باہمی تعلقات کو پیچیدگی کا سامنا رہا ہے۔ ان کی اسٹریٹیجک پالیسیاں اور علاقائی مفادات بعض اوقات دو طرفہ تعلقات پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

چاہ بہار اور گوادر بندرگاہ

چاہ بہار اور گوادر کی بندرگاہیں بالترتیب ایران اور پاکستان کے لیے اسٹریٹیجک اثاثے ہیں اور دونوں مختلف جغرافیائی مفادات کی نمائندگی کرتے ہیں۔ گوادر جو چین پاکستان اقتصادی راہداری (CPEC) کا ایک اہم حصہ ہے، تجارت اور بنیادی ڈھانچے کی بہتری کے لئے بنایا گیا ہے۔ دوسری طرف بھارت کی مدد سے تیار کردہ چاہ بہار بھارت کو افغانستان اور وسطی ایشیا تک رسائی فراہم کرنے اور خطے میں CPEC کے اثرورسوخ کو متوازن کرنے کی کوشش ہے۔

بلوچستان کا پاکستان۔ ایران تعلقات پر اثر

بلوچستان کی اسٹریٹجک حیثیت پاکستان۔ ایران تعلقات پر اثر انداز ہوتی ہے۔ سرحدی علاقوں میں عسکریت پسند گروپ اور علیحدگی پسند سرگرمیاں دونوں ممالک کے لئے سلامتی کے خطرات پیدا کرتی ہیں۔ دونوں ممالک ان چیلنجز سے نمٹنے اور اپنی خودمختاری کے تحفظ کے لیے فوجی آپریشنز اور معلومات کے تبادلے میں تعاون کرتے ہیں۔

پاکستان کے سعودی عرب کے ساتھ تعلقات

تقسیم سے قبل برصغیر کے مسلمانوں اور سعودی عرب کے درمیان مضبوط تعلقات موجود تھے۔ پاکستان کے قیام کے بعد 1953 میں سعودی عرب کے شاہ سعود نے پاکستان کا دورہ کیا۔ 1966 میں شاہ فیصل کی آمد سے دونوں ممالک کے تعلقات مزید مضبوط ہوئے۔ اسلام آباد میں فیصل مسجد دونوں ملکوں کے درمیان مضبوط تعلقات کی علامت کے طور پر تعمیر کی گئی تھی۔

دفاعی تعاون

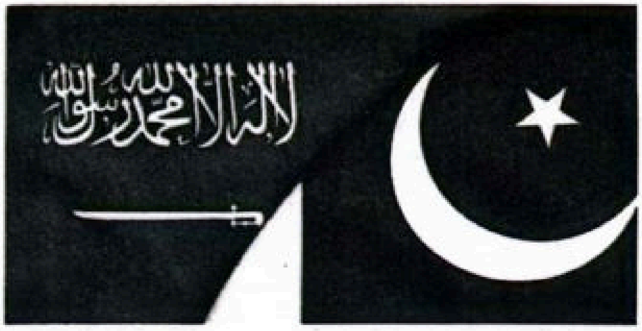

سعودی عرب نے 1965 اور 1971 کی پاک۔ بھارت جنگوں کے دوران فراخدلانہ مالی اور سفارتی مدد فراہم کی۔ 1979 میں جب انتہاپسندوں نے خانہ کعبہ پر حملہ کیا تو پاکستان کی مسلح افواج نے مقدس مقام کی سلامتی بحال کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ اس کے علاوہ پاکستانی افواج نے سعودی فوجی اہلکاروں کی تربیت اور دفاعی معاملات میں مدد فراہم کی۔ اس باہمی تعاون نے دونوں ممالک کے درمیان دفاعی تعلقات کو نمایاں طور پر مضبوط کیا ہے۔

اقتصادی تعاون

سعودی عرب نے پاکستان کے مختلف شعبوں میں سرمایہ کاری کی ہے جن میں توانائی، زراعت اور بنیادی ڈھانچہ شامل ہیں۔ حالیہ برسوں میں سعودی عرب نے امداد، قرضوں، اور سرمایہ کاری کے ذریعے پاکستان کو اقتصادی بحران سے نکالنے کے لیے نمایاں کردار ادا کیا۔ جب پاکستان 1998 میں جوہری طاقت بنا تو سعودی عرب نے اس پیش رفت کو خوش آمدید کہا اور بین الاقوامی دباؤ کا مقابلہ کرنے میں پاکستان کی حمایت کی۔ سعودی عرب کی حمایت نے پاکستان کو جوہری تجربات کے بعد سفارتی اور اقتصادی چیلنجز سے نمٹنے میں مدد کی۔

سفارتی تعاون

1974 میں سعودی عرب نے لاہور میں او آئی سی (OIC) کے سربراہی اجلاس کے دوران پاکستان کی حمایت کی۔ اس نے کشمیر کے مسئلے پر بھی پاکستانی موقف کی تائید کی ہے اور FATF جیسے چیلنجز سے نمٹنے میں معاونت کی۔ پاکستان نے علاقائی مسائل پر سعودی عرب کے موقف کی حمایت کی ہے اور بین الاقوامی سطح پر سفارتی تعاون فراہم کیا ہے۔

قدرتی آفات کے دوران انسانی امداد

سعودی عرب نے قدرتی آفات کے دوران پاکستان کو نمایاں امداد فراہم کی ہے۔ 2005 کے زلزلے کے بعد سعودی عرب نے فوری طور پر مالی مدد، امدادی سامان اور طبی امداد بھیجی۔ شدید سیلابوں کے دوران سعودی عرب نے ریسکیو اور بحالی کے لیے فنڈز اور وسائل فراہم کیے۔

پاکستانی افرادی قوت

سعودی عرب میں بڑی تعداد میں پاکستانی کارکن موجود ہیں جو تعمیرات، صحت کی دیکھ بھال، اور گھریلو خدمات جیسے شعبوں میں کام کر رہے ہیں۔ پاکستانی افرادی قوت سعودی معیشت میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ ان کارکنان کی طرف سے بھیجی گئی ترسیلاتِ زر پاکستانی معیشت کے استحکام کا باعث بنتی ہیں۔ سعودی عرب میں پاکستانی کارکنوں کی موجودگی دونوں ممالک کے درمیان دوطرفہ تعلقات کو مضبوط کرتی ہے۔

پاک۔امریکہ تعلقات

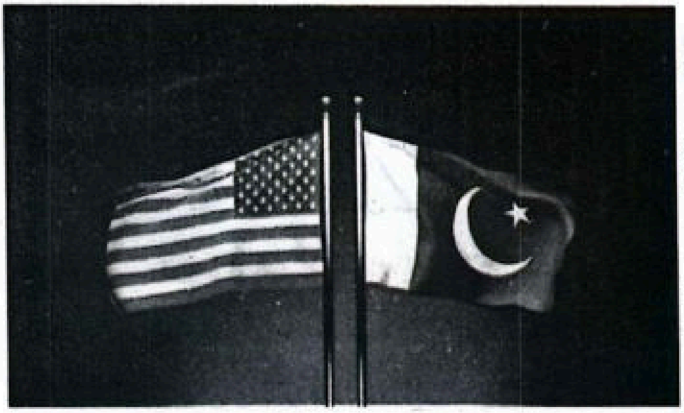

امریکہ دنیا کی ایک بڑی فوجی طاقت، ترقی یافتہ اور اقتصادی طور پر ایک مضبوط ملک ہے جو عالمی امور میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ 1947 میں آزادی کے فوراً بعد پاکستان نے امریکہ کے ساتھ تعلق قائم کرنے کی کوشش کی۔ اس تعلق میں دفاع، معیشت اور تعلیم میں تعاون شامل تھا۔ تاہم تعلقات کو چیلنجز کا بھی سامنا کرنا پڑا۔ وقت کے ساتھ یہ تعلقات عالمی اور علاقائی واقعات سے متاثر ہوتے رہے ہیں۔ پاکستان اور امریکہ کے باہمی تعلقات دونوں ممالک اور دنیا کے لیے اہم ہیں۔

9/11 سے پہلے پاک امریکہ تعلقات

پاکستان اور امریکہ نے 1947 میں سفارتی تعلقات قائم کیے۔ 1950 کی دہائی میں پاکستان نے SEATO اور CENTO جیسے امریکی قیادت میں بننے والے اتحادوں میں شمولیت اختیار کی۔ ان اتحادوں کا مقصد خطے میں سوویت اثر و رسوخ کو محدود کرنا تھا۔ اس دوران امریکہ نے پاکستان کو فوجی اور اقتصادی امداد فراہم کی۔ جس سے پاکستان کی دفاعی صلاحیتوں میں اضافہ ہوا۔

1960 اور 1970 کی دہائیوں میں تعلقات میں اتار چڑھاؤ آیا۔ 1965 اور 1971 کی پاک بھارت جنگوں کے دوران امریکہ نے پاکستان کی فوجی امداد معطل کر دی۔ تاہم 1980 کی دہائی میں تعلقات دوبارہ مضبوط ہوئے جب پاکستان نے سوویت یونین کے خلاف افغان مجاہدین کی حمایت میں امریکہ کا ساتھ دیا۔ اس مدت کے دوران پاکستان کو بڑی مقدار میں فوجی اور اقتصادی امداد فراہم کی گئی۔

9/11 کے بعد پاک امریکہ تعلقات

9/11 حملوں کے بعد پاکستان امریکہ کی قیادت میں دہشت گردی کے خلاف جنگ میں غیر نیٹو (Non NATO) اتحادی بن گیا۔ امریکہ نے پاکستان کو دہشت گردی کے خلاف جنگ اور خطے کے استحکام کے لئے نمایاں فوجی اور اقتصادی امداد فراہم کی۔ القاعدہ اور طالبان کے خلاف جنگ میں پاکستان کا کردار بہت اہم تھا۔ تاہم ان تعلقات کو چیلنجز کا سامنا رہا۔ امریکہ نے دہشت گردی کے خلاف پاکستانی کوششوں پر اکثر خدشات کا اظہار کیا۔
2011 میں اسامہ بن لادن کی ہلاکت کے لئے کئے گئے امریکی آپریشن جیسے واقعات نے تعلقات کو کشیدہ کیا۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ کے پاکستان پر اہم اثرات مرتب ہوئے۔ ملک کو دہشت گردی اور تشدد میں اضافے کا سامنا کرنا پڑا جس میں بے شمار شہری اور فوجی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ ان چیلنجز کے باوجود دونوں ممالک نے مختلف شعبوں میں تعاون جاری رکھا۔ یہ تعلقات علاقائی اور عالمی استحکام کے لیے بہت اہم ہیں۔

میں نے کیا سیکھا

- خارجہ پالیسی کسی ملک کے عالمی تعلقات اور بین الاقوامی امور میں اس کے کردار کا تعین کرتی ہے۔ یہ سفارتکاری اور اسٹریٹجک فیصلوں کے ذریعے قومی سلامتی، اقتصادی ترقی اور بین الاقوامی ساکھ پر اثرانداز ہوتی ہے۔
- پاکستان کی خارجہ پالیسی ابتدا میں غیر جانبدار رہی، پھر مغربی طاقتوں سے اتحاد اور بعد میں عدم وابستگی اور علاقائی توجہ میں تبدیل ہوگئی۔ اس کا مقصد قومی مفادات کا تحفظ، علاقائی استحکام کو فروغ دینا اور عالمی سطح پر شراکت داری قائم کرنا رہا ہے۔
- جنوبی ایشیا میں پاکستان کا جغرافیائی محل وقوع اسے تجارت اور توانائی کے راستوں کے لیے اہم بناتا ہے۔
- پاکستان کی خارجہ پالیسی بنیادی طور پر اس کی جغرافیائی حیثیت، سلامتی سے متعلق خدشات، معاشی مفادات اور اتحادوں میں شمولیت سے متاثر ہوتی ہے۔
- پاکستان کو اپنی سلامتی کے خدشات، دہشت گردی اور جغرافیائی حریفوں کی وجہ سے اقتصادی چیلنجز کا سامنا ہے، جو اس کے استحکام اور ترقی کو متاثر کرتے ہیں۔
- پاکستان اور بھارت کے تعلقات تاریخی تنازعات، جنگوں اور مسئلہ کشمیر کی وجہ سے پیچیدہ رہے ہیں۔
- بھارت کی جانب سے پاکستان کو غیر مستحکم کرنے اور عالمی سطح پر رکاوٹیں پیدا کرنے کی کارروائیاں کشیدگی میں اضافہ کرتی ہیں جبکہ پاکستان انڈیا کے علاقائی اثرورسوخ کے باوجود برابری کی بنیاد پر تعلقات کا خواہاں ہے۔
- پاکستان اور چین کے تعلقات طویل مدتی اسٹریٹجک تعاون پر مبنی ہیں جو اقتصادی، فوجی اور سفارتی شعبے میں مشترکہ مفادات اور باہمی اعتماد سے مضبوط ہوئے ہیں۔

- چین پاکستان اقتصادی راہداری (CPEC) کا مقصد دونوں ملکوں کے درمیان رابطوں، بنیادی ڈھانچے کی ترقی اور اقتصادی تعلقات کو بڑھانا ہے۔
- پاکستان اور افغانستان کے درمیان پیچیدہ تعلقات ہیں جن پر تاریخی معاہدوں اور علاقائی چیلنجز کا اثر ہے۔ اہم مسائل میں سوویت جارحیت، طالبان کا طرزِ حکومت اور تعاون و استحکام کے فروغ کے لئے کوششیں شامل ہیں۔
- پاکستان اور ایران کے درمیان تاریخی، ثقافتی اور اقتصادی معاہدوں کے باوجود تعلقات پیچیدہ ہیں۔ جغرافیائی عوامل انہیں کبھی تعاون اور کبھی مقابلے کی طرف لے جاتے ہیں۔
- آزادی کے بعد سے پاکستان نے امریکہ کے ساتھ اتحاد کیا۔ فوجی اور اقتصادی امداد حاصل کی۔ اگرچہ یہ تعلقات عالمی واقعات اور دہشت گردی کی وجہ سے اتار چڑھاؤ کا شکار رہے ہیں لیکن یہ علاقائی اور عالمی سلامتی کے لیے اہم ہیں۔

مشقی سوالات

درست جواب کا انتخاب کرتے ہوئے درج ذیل سوالات کے جواب دیں۔

1- پاکستان کی خارجہ پالیسی کا بنیادی مقصد ہے:

الف) پڑوسیوں کے ساتھ برادرانہ تعلقات　　ب) غیر وابستگی

ج) عالمی امن　　د) آزادی اور سلامتی کا تحفظ

2-1979 میں افغانستان پر سویت جارحیت کا پاکستان کے لیے سب سے بڑا نتیجہ کیا تھا؟

الف) افغانستان کے ساتھ اقتصادی تعلقات مضبوط ہوئے　　ب) افغان پناہ گزینوں کی پاکستان میں آمد

ج) امریکہ کے ساتھ فوجی تعاون میں کمی　　د) افغانستان کے ساتھ سرحدی سلامتی میں بہتری

3- جغرافیائی ماحول نے پاکستان۔ ایران تعلقات کو کیسے متاثر کیا ہے؟

الف) فوجی تنازعات میں اضافہ کیا ہے۔　　ب) اقتصادی تعاون کو مضبوط کیا ہے۔

ج) مکمل سفارتی تنہائی پیدا کی ہے۔　　د) تعاون اور مقابلہ دونوں کو جنم دیا۔

4- کس معاہدہ کا مقصد پاکستان اور افغانستان کے درمیان تجارتی تعلقات کو باضابطہ بنانا ہے؟

الف) ڈیورنڈ لائن معاہدہ　　ب) افغانستان۔ پاکستان ٹرانزٹ ٹریڈ معاہدہ (APTTA)

ج) پشتون ثقافتی تبادلہ پروگرام　　د) جنوبی ایشیائی آزاد تجارت معاہدہ

5- 9/11 کے بعد امریکی قیادت میں دہشت گردی کے خلاف لڑی جانے والی جنگ میں پاکستان کا کیا کردار تھا؟

الف) غیر جانبدار مبصر　　ب) اہم اتحادی

ج) نیٹو اتحادی　　د) نان نیٹو

6- سعودی عرب میں پاکستانی کارکنان پاکستانی معیشت کو کیسے متاثر کرتے ہیں؟

الف) سفارتی حمایت فراہم کرکے　　ب) ترسیلاتِ زر کے ذریعے

ج) سامان درآمد کرکے　　د) مقامی کاروبار میں سرمایہ کاری کرکے

7- پاکستان نے درج ذیل ممالک کو انسانی امداد فراہم کی ہے، سوائے_________

الف) ترکی　　ب) ہیٹی

ج) انڈونیشیا　　د) ملائیشیا

8- پاکستانی افواج نے درج ذیل میں سے کس امن مشن میں خدمات دیں؟

الف) تاجکستان میں اقوام متحدہ کے مبصر مشن (UNMOT)

ب) لیبیا میں اقوام متحدہ کے امدادی مشن (UNSMIL)

ج) ایل سلواڈور میں اقوام متحدہ کے مبصر مشن (ONUSAL)

د) صومالیہ میں اقوام متحدہ کے آپریشن (UNOSUM)

9- کس ملک نے پاکستان کی اقوام متحدہ میں شمولیت کی مخالفت کی تھی؟

الف) ایران　　ب) بھارت

ج) امریکہ　　د) افغانستان

10- بھارت نے پاکستان کو شامل ہونے سے روکنے کی کوشش کی:

الف) سارک　　ب) سافٹا (SAFTA)

ج) ای سی او　　د) درج بالا تمام

سوال: پاکستان کے انڈیا، افغانستان، ایران، چین کے ساتھ تعلقات کو درپیش بنیادی چیلنجز اور مستقبل کے امکانات کا تجزیہ کرتے ہوئے نیچے دیے گئے جدول کو مکمل کریں۔

ملک	بنیادی چیلنجز	مستقبل کے امکانات
افغانستان		
چین		
بھارت		
ایران		

سوالات کے مختصر جواب دیں:

1- خارجہ پالیسی کی تعریف بیان کریں۔

2- پاکستان کا اسٹریٹجک مقام اس کے ہمسایہ ممالک اور عالمی معاملات پر کس طرح اثرانداز ہوتا ہے؟

3- علاقائی تنازعات کے حوالے سے پاکستان کی خارجہ پالیسی کی تشکیل میں عوامی رائے کا کیا کردار ہے؟

4- بین الاقوامی سطح پر بھارت نے پاکستان کے لیے کس طرح کے چیلنجز پیدا کرنے کی کوششیں کی ہیں؟

5- 2021 میں طالبان کی اقتدار میں واپسی نے پاکستان-افغانستان تعلقات کو کیسے متاثر کیا؟

6- دہشت گردی کے خلاف جنگ کے پاکستان کے لئے اہم اثرات کیا تھے؟

7- پاکستان اپنی خارجہ پالیسی کے ذریعے مسلم ممالک کے اتحاد و یکجہتی میں کس طرح کردار ادا کرتا ہے؟

سوالات کے تفصیلی جواب دیں:

1- پاکستان کی خارجہ پالیسی کے مقاصد کی وضاحت کریں۔ آپ کی رائے میں کیا پاکستان کی خارجہ پالیسی اپنے مقاصد کے حصول میں کامیاب رہی ہے؟ اپنے جواب کی حمایت میں وجوہات اور مثالیں فراہم کریں۔

2- پاکستان کی جغرافیائی اہمیت کی وضاحت کریں۔ کیا پاکستان نے اپنے اسٹریٹجک مقام کے ممکنہ فوائد کو مکمل طور پر استعمال کیا ہے؟

3- چین-پاکستان اقتصادی راہداری (CPEC) نے پاکستان کے بنیادی ڈھانچے اور معیشت کو کس حد تک تبدیل کیا ہے؟ اس بڑے منصوبے سے منسلک مواقع اور چیلنجز پر تبادلہ خیال کریں۔

4- اہم واقعات، چیلنجز اور ان کے پاکستان کی اندرونی سلامتی پر اثرات مدنظر رکھتے ہوئے 9/11 کے بعد پاکستان۔امریکہ تعلقات کا تجزیہ کریں۔

پراجیکٹ

گزشتہ چند مہینوں میں پاکستان اور افغانستان دونوں نے پاک۔افغان ٹرانزٹ ٹریڈ معاہدے کے بارے میں تحفظات کا اظہار کیا ہے۔اس معاہدے تک رسائی حاصل کریں اور اس کا تجزیہ کریں۔پاکستان کے نقطہ نظر سے اس کی خوبیوں اور خامیوں کو اجاگر کریں۔اس بات کا جائزہ لیں کہ یہ معاہدہ دونوں ممالک کے دوطرفہ تعلقات کو کیسے متاثر کرتا ہے؟دونوں ممالک کے لئے اس کے وسیع تر مضمرات کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسی سفارشات فراہم کریں جو عام افغانوں کی ضروریات کو پورا کریں۔

لغت

- غیر وابستگی: خارجہ پالیسی کی ایک حکمت عملی جس کے تحت کوئی ملک غیر جانبدار اور آزاد رہنے کے لئے کسی بڑی طاقت، بلاک یا فوجی اتحاد میں یا اس کے خلاف شمولیت اختیار نہیں کرتا۔
- سربراہی اجلاس: سربراہانِ ریاست یا حکومت کے درمیان ایک اعلیٰ سطحی ملاقات جس میں اہم مسائل پر بات چیت اور فیصلے کیے جاتے ہیں۔
- سفارتکاری: ممالک کے درمیان بات چیت، مکالمے اور رسمی رابطوں کے ذریعے بین الاقوامی تعلقات کو منظم کرنا۔
- اتحاد: دو یا دو سے زیادہ ممالک کے درمیان ایک باضابطہ معاہدہ تاکہ دفاع، تجارت یا باہمی امداد جیسے امور پر تعاون کیا جا سکے۔
- خودمختاری: کسی ریاست کا یہ اختیار کہ وہ خودمختار طور پر حکمرانی کرے اور کسی بیرونی مداخلت کے بغیر فیصلے کرے۔
- دوطرفہ تعلقات: دو ممالک کے درمیان سیاسی، اقتصادی اور ثقافتی تعاملات جو تعاون اور تنازعات کے حل پر توجہ مرکوز رکھتے ہیں۔
- قومی سلامتی: کسی ملک کے شہریوں، علاقے اور مفادات کے بیرونی خطرات، بشمول فوجی، اقتصادی اور سائبر خطرات سے حفاظت۔
- اقتصادی راہداری: اقتصادی ترقی کو فروغ دینے کا منصوبہ جس میں تجارتی راستوں کا قیام اور بنیادی ڈھانچوں میں سرمایہ کاری شامل ہوتی ہے، جیسے کہ چین پاکستان اقتصادی راہداری (CPEC)۔